دعا

غربت وخوشحالی...... عشرہ محرم! اور رواداری

نیا اسلامی سال شروع ہو چکا ہے۔ ہم اس موقع پر مسنون دعا سے اسے خوش آمدید کہتے ہیں: (اللھم أھله علینا بالأمن والایمان والسلامة والاسلام ربی وربک اللہ) ”اے اللہ! محرم الحرام کے اس چاند کو ہمارے اوپر امن وایمان اور اسلام وسلامتی کے ساتھ طلوع فرما“۔

وطنِ عزیز، سرزمین اسلام، اسلامی جمہوریہ پاکستان اور اس کے رہنے والوں کو اندرونی وبیرونی فتنوں سے محفوظ فرما، پاکستان کو جاریہ خانہ جنگی سے نجات عطا فرما اور پاکستان کی بہادر مسلح افواج کو اپنی تائید ونصرت سے بہرہ مند فرما۔ اہل اقتدار کو وہ فراست عطا فرما جس کی روشنی میں وہ ملک کی کشتی کو سلامتی کے ساتھ ساحل مراد پر لنگر انداز کر سکیں، ہمارے حکمران ایک سراب کے پیچھے ہمیشہ بھاگ رہے ہیں۔ وہ دنیوی ترقی کے دعوے کرتے ہیں، ان کی ہر پالیسی ترقی معکوس پر گواہ ہے۔ خوش حالی تو در کنار، عوام کو جسم وجان کا رشتہ برقرار رکھنا مشکل ہے۔ خوشحالی کا مژدہ، سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ روپے کی قدر مسلسل گر رہی ہے۔ دسمبر تک بجلی کی لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کا مدعی وزیر، اب منقار زیر پر ہے۔ شاید اسے اپنی کذب بیانی پر ندامت آگئی ہے مگر...... نہیں کیونکہ وہ اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو این۔ آر۔ او کا طوق گلے میں ڈالے چھاتی تان کر مسند اقتدار پر جاہ وجلال خسروانہ کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ پہلے بجلی...... پھر آٹا...... اور اب گیس ندارد!

یہ کیوں ہے؟ ہم اسے حکمرانوں کی بے تدبیری نہیں کہتے۔ دراصل ہماری ہر حکومت بے سمت رہی ہے۔ ہر حکمران الٹی گنگا بہاتا ہے۔ دین کو چھوڑتا اور دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے مگر دنیا اس سے منہ موڑتی ہے کیونکہ اس نے دین سے منہ موڑا تھا۔ آئی۔ ایم۔ ایف سے قرضے لے لو۔ کیری لوگر بل کے ذریعے امریکی خیرات کھالو۔ فرزانہ

راجہ کے ذریعے وسیلہ حق پروگرام چلالو۔ الٹے لٹک جاؤ۔تم غریب سے غریب تر ہوتے جاؤ گے۔تم غربت کی لکیر سے نیچے گرتے گرتے غربت کے اندھے کنویں میں گر جاؤ گے۔آؤ اس رزاق کے در پر جو جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے۔خوشحالی مہاجن کی تجوری میں نہیں ہے۔اللہ کے دست قدرت میں ہے جو زمین و آسمان کے خزائن کا مالک ہے۔اس کا در پکڑو، اس کی اطاعت کرو۔اس کے رسول مکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ اپناؤ۔پھر دیکھو وہ کس طرح تمہاری تجوری بھرتا ہے۔

یکم محرم سیدنا عمر فاروق ؓ اور دس محرم سیدنا حسین ؓ کے ایام شہادت ہیں۔اسلام جہاد اور شہادت کا دین ہے۔یہود و نصاریٰ نے یہ سمجھا کہ فاروق اعظم ؓ کے قتل سے جہاد کا وہ سیل بلاخیز تھم جائے گا۔جو انہیں بحر ظلمات (بحیرہ اوقیانوس) تک بہا کر لے گیا ہے مگر سیدنا عمر فاروق اعظم ؓ کے بعد سیدنا عثمان ؓ ان سے بڑھ کر کشور کشا ثابت ہوئے تو سبائیوں نے ان کے خلاف سازشوں کے جال بنے۔پھر ساڑھے پانچ سالہ علی ؓ و معاویہ ؓ کشمکش کا دلدوز زمانہ شروع ہوا اور اسلامی فتوحات کا سلسلہ رک گیا۔اس پر فتن دور کے بعد جب سیدنا حسن ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور پیش گوئی کے مطابق مسلمانوں کے دو گروہوں میں راضی نامہ کرا دیا تو سبائیوں نے انہیں سب و شتم کا نشانہ بنایا۔سیدنا امیر معاویہ ؓ کے زمانہ اقتدار میں سبائی ان کی زبردست انتظامی قابلیت اور سیاسی تدبر کے باعث سر نہ اٹھا سکے مگر ان کی وفات کے بعد سبائی فتنہ گر ایک بار پھر متحرک ہوئے اور سیدنا حسین ؓ کو شیشے میں اتارنے میں کامیاب ہو گئے، اور جب کربلا میں معرکہ کارزار گرم ہو گیا تو کوفی مزے سے گھروں میں بیٹھے رہے اور سیدنا حسین ؓ کو تنہا چھوڑ کر 'کوفی لایوفی' کا صحیح مصداق ہوئے۔یوں تاریخ کی یہ شہادت بے لاگ ہے کہ سیدنا عمر فاروق ؓ کی شہادت سے لے کر جنگ کربلا میں سیدنا حسین ؓ کی شہادت تک جتنی برادر کشی اور مسلم کشی ہوئی، اس کے ذمہ دار اہل کوفہ اور سبائی فتنہ گر تھے۔

شہدائے اسلام کی فہرست بڑی طویل ہے۔سیدنا حمزہ ؓ عم رسول ؐ کی شہادت، تاریخ اسلام کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اپنے عم بزرگوار کو سید الشہداء فرمایا اور اسی طرح اپنے نواسوں کو جوانانِ جنت کا سردار ٹھہرایا۔ ''الحسین منی وانا من الحسین'' کا تاج ان کے سر پر سجایا۔حسنین کریمین ؓ سے محبت کو امت پر فرض کیا۔

ہم اس موقع کی مناسبت سے تمام اہل اسلام سے درخواست کریں گے کہ ایام محرم میں سنی شیعہ کی تفریق و تمیز میں کوشش نہ کریں بلکہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے سب مل کر تھام لیں اور تفرقہ بازی میں مبتلا نہ ہوں۔سب اہل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (فمن أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم) ''جس نے میرے اصحابؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔ یہ مختلف قابل احترام ہستیوں کے بارے میں ایک ہی نبیؐ کے فرامین ہیں اور ہم الحمدللہ ان سب پر لفظاً ومعناً عمل کرتے ہیں۔ ہم کسی پر تبرا اور کسی سے تولّی کی پالیسی پر عمل نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ سب اہل اسلام ایسی پالیسی پر چلیں۔ ہم عقیدہ امامت کے قائل نہیں لیکن عترتِ رسولؐ کے ان بزرگوں کا پورا پورا ادب واحترام کرتے ہیں جنہیں اہل تشیع نے اپنے اس عقیدہ کے تحت امام کہا ہے۔

ہم جب آئمہ اربعہ سے لے کر امام ابن تیمیہؒ تک اور اس سے آگے بھی کئی بزرگوار ہستیوں کو امام کہتے ہیں۔تو یہ ایک علمی فضیلت کی وجہ سے ہے اور امامت کسی کی منصوص من اللہ نہیں ہے۔

موت العالم موت العالم

ممتاز عالم دین الشیخ عبداللہ السلفی کا انتقال پر ملال

ممتاز عالم دین، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی راہنما، معہد الشریعہ والصناعہ کوٹ ادو کے رئیس اور کیڈٹ کالج کوٹ ادو کے چیئرمین الشیخ عبداللہ السلفی دوران درس قرآن وحدیث دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم نے اپنی زندگی کو ہمیشہ قرآن وحدیث کی تبلیغ اور دکھی عوام کی خدمت کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ مولانا مرحوم نے پنجاب بھر میں بے شمار مساجد اور مدارس قائم کئے۔ جن میں اس وقت بھی ہزاروں طلباء وطالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مرحوم کی نماز جنازہ مولانا محمد رفیق اثری نے پڑھائی۔ جامعہ میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اکرم جمیل کو صدمہ

مولانا عزیز الرحمان یزدانی کا سانحہ ارتحال

جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اکرم جمیل کے ماموں زاد اور شہید ملت علامہ حبیب الرحمان یزدانی کے بھائی مولانا عزیز الرحمان یزدانی طویل علالت کے بعد مورخہ 10 جنوری بروز اتوار وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی پوری زندگی دین کی تبلیغ کیلئے وقف تھی جب تک اللہ نے ان کو صحت دی دین کی تبلیغ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل نے کامونکی میں پڑھائی۔ جامعہ میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔

معروف نعت خواں قاری عبدالوہاب صدیقی کو صدمہ

جماعت کے معروف ونامور شاعر قاری عبدالوہاب صدیقی آف کامونکی کی زوجہ محترمہ مورخہ 16 نومبر بروز سوموار اچانک وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک، صالحہ اور بااخلاق خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ جماعت کے مرکزی راہنما قاری محمد حنیف ربانی نے پڑھائی۔ جبکہ جامعہ میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔